

قارئین کے سوالات

(سوال): کیا مؤذن بارش والے دن اذان میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے کلمات کہے گا؟

(جواب): بارش والے دن مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے کلمات نہیں کہے گا، بل ان کی جگہ الا صلوا فی الحال، الا صلوا فی رحالکم، الصلاة في الرحال یا صلوا فی بیوتکم کے کلمات کہے گا۔ جیسا کہ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش والے دن اپنے مؤذن سے کہا:
 إِذَا قُلْتَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
 اللَّهِ، فَلَا تَقُلْ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: ﴿صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ﴾
 قَالَ: فَكَانَ النَّاسُ اسْتَنْكَرُوا ذَلِكَ، فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ ذَا، قَدْ
 فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزَمَةٌ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ
 أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوا فِي الطُّيْنِ وَالْدَّحْضِ.

جب آپ «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ» کہہ
 لیں تو اس کے بعد «حی علی الصلوٰۃ» نہ کہیں، بل کہ «صلوا فی بیوتکم»
 کہیں۔ لوگوں کو عجیب لگا، فرمایا: یہ کام تو مجھ سے بہتر ہستی نے کیا ہے۔ اگرچہ
 جمعہ واجب ہے، لیکن میں آپ کو مشقت اور حرج میں نہیں ڈالنا چاہتا کہ آپ

کیچڑ اور پھسلن میں چل کر آئیں۔“

(صحیح البخاری: ۹۰۱، صحیح مسلم: ۶۹۹)

(سوال): روایت «لَا جُمُعَةَ إِلَّا بِخُطْبَةٍ» بہ لحاظ سند کیسی ہے؟

(جواب): امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

بَلَّغْنَا أَنَّهُ لَا جُمُعَةَ إِلَّا بِخُطْبَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَخْطُبْ صَلَّى أَرْبَعًا.
 ”ہمیں روایت پہنچی ہے کہ بغیر خطبہ جمعہ نہیں ہوتا، لہذا جس نے خطبہ نہ دیا، وہ
 چار رکعات ظہر پڑھے۔“

(السنن الكبرى للبيهقي: ۱۹۶/۳)

تبصرہ:

سند ثابت نہیں۔

① محمد بن مہدی بن یزید انجمی کی توثیق درکار ہے!

② قاسم بن عبد اللہ بن مہدی ابوطاہر انجمی کمزور ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ لَيْنًا، وَلَهُ أَحَادِيثُ مُنْكَرَةٌ غَيْرَ النُّسخَةِ، لَيْسَ هُوَ بِشَيْءٍ .

”کمزور تھا، کتاب کے علاوہ اس کی روایات منکر ہیں، کچھ بھی نہیں تھا۔“

(سؤالات حمزة السهمي: ۳۵۶)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ ضَعْفٌ .

”کمزور ہے۔“ (تاریخ الإسلام: ۸۱/۷)